سوال

ہم اللہ تعالی کے نبی موسی علیہ السلام اوران کی قوم کے متعلق کچھ معلومات چاہتے ہیں ؟

جواب

الحمدللہ

اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اورانہیں نبی بنا کر بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیاتاکہ وہ انہیں اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف دعوت دیں ۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

یادرکھوجب ہم نے موسی علیہ السلام کواپنی نشانیاں دے کر بھیجاکہ تواپنی قوم کواندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اورانہیں اللہ تعالی کے احسانات یاددلااس میں ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں

ابراہیم/5

اورھارون علیہ السلام جوکہ موسی علیہ السلام کے نسبی بھائی ہیں انہیں بھی اللہ تعالی نے جب موسی علیہ السلام کوفرعون کی طرف نبی بنا کر بھیجنا چاہا توموسی علیہ السلام کی طلب پران کا بازو بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

اورہم نے اپنی خاص رحمت ومہربانی سے اس کے بھائی ھارون کو نبی بنا کر عطاکیا مریم/53

_اس وقت بنواسرائیل مصر میں فرعون کی حکومت کے ماتحت ہوکے رہتے تھے اورفرعون نے انہیں ظلم واستبداد میں جکڑرکھا تھا اوران کی لڑکیوں کوزندہ چھوڑدیتا اورلڑکوں کوقتل کروادیتا تھا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوران میں سے ایک فرقہ کوکمزور کررکھا تھا اوران کے لڑکوں کوتوذبح کرڈالتا اوران کی لڑکیوں کوزندہ چھوڑدیتا تھا بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے القصص/4

موسی علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے اوراللہ تعالی نے چاہاکہ وہ فرعون کے گھر میں پرورش پائیں توان کی والدہ نے انہیں صندوق میں رکھ کردریا میں ڈال دیا ۔

آل فرعون نے انہیں اٹھالیا اورفرعون کی بیوی آسیہ خوش ہوئی اورانہیں اس کے قتل سے روک دیا جب موسی علیہ السلام پختہ عمر میں پہنچے تواللہ تعالی نے انہیں حکمت وعلم سے نوازا۔

ایک دن بنی اسرائیل کے ایک شخص نے موسی علیہ السلام سےاپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی توموسی علیہ السلام نے اسے مکہ ماراجس سے وہ مرگیا تواس پر موسی علیہ السلام نادم ہوئے اوراپنے رب سے بخشش طلب کی تواللہ تعالی نے انہیں معاف کردیا ۔

تو موسی علیہ السلام شہر میں ڈرے ڈرے سے رہنے اور انتظار کرنے لگے اور دوسرے دن پھر موسی علیہ السلام نے اسی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن سے لڑرہا ہے تو اس نے دوبارہ موسی علیہ السلام سے مدد طلب کی تو موسی علیہ السلام اسے غصہ ہوئے جس سے اس شخص نے یہ خیال کیا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں ۔

تو وہ کہنے لگا کیا جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو القصص/19

تو اس دشمن نے یہ خبر قوم فرعون کو دے دی اور وہ موسی علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے تو ایک صالح اور نیک شخص نے آکر موسی علیہ السلام کو قوم فرعون کے ارادہ سے آگاہ کیا اور انہیں یہ نصیحت کی کہ وہ مصر سے نکل جائیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

تو موسی علیہ السلام وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے میرے رب مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے القصص 21

اور موسی علیہ السلام مدین کی طرف چل نکلے اور وہاں جا کر آٹھ سال کی ملازمت کے بدلے ایک کریم اور اچھے شیخ کی بیٹی سے شادی کرلی جب مدت ملازمت پوری ہوئی تو موسی علیہ السلام اپنی بیوی کو لیکر مصر روانہ ہوئے جب طور سیناء پہنچے تو اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ انہیں اپنی کرامت اور نبوت اور کلام کی خصوصیت سے نوازے تو موسی علیہ السلام راستے سے بھٹک گئے اور آگ دیکھی ۔۔

{ تو اپنے گھر والوں کو کہنے لگے تم ذرا سی دیر ٹھر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارہ تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسی ، یقینا میں ہی تیرا رب ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے کیونکہ تو پاک میدان طوی میں ہے ، اور میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے اب جو وحی کی جائے گی اسے کان لگا کر سن ، یقینا میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ، یقینا قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو } طہ/10-15

پھر اللہ تعالی نے کچھ معجزات دکھانے چاہے تو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی زمین پر رکھیں تو وہ زمین پر رکھتے ہی سانپ بن گئی ،، اور یہ کہ وہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈالیں تو وہ چمکتا ہوا نکل آیا ،، پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا یہ دونوں معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ ہو سکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈر جائے کیونکہ وہ سرکشی اور فساد کی حدیں پھلانگ چکا ہے ۔

اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائی ھارون علیہ السلام کو بھی نبی بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں مذکور ہے :

آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں بے شک وہ حد سے گذر چکا ہے ، تو اس سے نرم گفتگو کریں شائد کہ وہ نصیحت قبول کرلے یا اس کے دل میں اللہ تعالی کا ڈر پیدا ہو جائے ، دونوں نے کہا ، اے ہمارے رب ! ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر جائے یا تیرے حق میں مزید سرکشی نہ کرنے لگے ، اللہ تعالی نے کہا تم دونوں ڈرو نہیں ، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں ، لہذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تمہارے رب کے رسول ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو ، اور انہیں عذاب و تکلیف سے دوچار نہ کرو ہم تمہارے پاس تمہارے رب کا معجزہ لے کر آئے ہیں ، اور سلامتی اس آدمی پر ہو جو راہ حق کی پیروی کرے طہ/43-47

_ تو موسی اور ھارون علیہما السلام فرعون کے پاس گئے اور اسے پیغام پہنچایا ، اور فرعون نے موسی علیہ السلام سے سوال کیا > اور فرعون کہنے لگا رب العالمین کون ہے ؟ موسی علیہ السلام نے کہا ، وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان پائی جانے والی تمام مخلوقات کا رب ہے ، اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو ، > الشعراء/23

پھر فرعون نے موسی علیہ السلام سے ان کے صدق کی دلیل مانگی ، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا، اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے ظاہر کرو، اگر سچے ہو، تو موسی علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی اور وہ ایک اژدہا بن کر ظاہر ہوگئی اور اپنا ھاتھ باہر کیا تو وہ دیکھنے والوں کو سفید چمکتا ہوا نظر آنے لگا الاعراف/

جب فرعون اور اس کے درباریوں نے یہ کچھ دیکھا تو موسی علیہ السلام جادو کی تہمت لگائی اور ان کے مقابلے میں جادوگروں کو مال و دولت دے کر اکٹھا کرلیا اور پھر لوگوں کو بھی ان کے قومی تہوار پر اکٹھا کرلیا تو جادوگروں نے اپنا جادو دکھانے کے لئے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں ۔ ۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

جب انہوں نے اپنا جادو پش کیا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کردیا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کردیا اور انہوں نے بڑا جادو پش کیا الاعراف/116

اس کے بعد اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی جادوگروں کے مقابلہ میں مدد فرمائی اور ان کی تدابیر کو باطل کرکے رکھ دیا تو جادوگر اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو، تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے جادوگروں کے جھوٹ کو نگل گئی، تو حق ثابت ہوگیا اور جادوگروں کا عمل بے کار ہوگیا ، چنانچہ وہ سب مغلوب ہوکر رہ گئے اور انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا، اور جادوگر سجدہ میں گر گئے انہوں نے کہا ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے ، جو موسی اور ھارون علیہما السلام کا رب ہے الاعراف/117-122

اور جب جادوگر اللہ تعالی پر ایمان لے آئے تو فرعون نے جادرگروں کے الٹے ھاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا، لیکن وہ ان سب تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے اسلام کی حالت میں ہی اللہ تعالی سے جاملے اور اس کی کسی دھمکی کی پرواہ تک نہ کی، پھر قوم فرعون کے بڑے بڑے لوگوں نے فرعون کو یہ مشورہ دیا کہ وہ موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو قتل کردے تاکہ وہ زمین میں فساد نہ کریں ۔

تو انہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کردیا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیا تو موسی علیہ السلام نے اس پر بنو اسرائیل کو صبر کرنے کی وصیت کی اس کے بعد فرعون نے موسی علیہ السلام کے لئے تنگی پیدا کردی اور موسی علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو میں موسی کو قتل کردوں ، اور وہ اپنے رب کو بلالے ،مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل کر رکھ دے گا ، یا ملک میں فساد پیدا کردے گا غافر/26

اور جب وہ موسی علیہ السلام کے قتل میں سوچ رہے تھے تو آل فرعون میں سے ایک مومن شخص جو کہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کو اس کے ضمیر نے جھنجھوڑا تو وہ موسی علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے کہنے لگا اگر وہ جھوٹا ہے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں دے سکتا ، اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز کا وہ تمہارے ساتھ وعدہ کررہا ہے وہ آپہنچے گا اور اس شخص نے فرعون اور اس کی قوم کو نصیحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی لیکن انہوں نے اس کی بات نہ مانی اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی سجھا رہا ہوں جو میں مناسب سمجھ رہا ہوں ، اور میں تو تمہیں وہ راہ دکھا رہا ہوں جسے اختیار کرنے میں ہی تمہاری خیر ہے غافر/29

اور موسی علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کو اچھے طریقے سے وعظ و نصیحت کرتے رہے لیکن اس کے باوجود وہ زمین میں فساد کرنے سے باز نہ آئے اور نہ ہی وہ مومنوں کو تکالیف دینے سے ہی رکے ، تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالی نے اقوم فرعون کو قحط سالی اور خشک سالی سے دوچار کردیا اور پھلوں میں بھی کمی کردی شائد کہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن انہوں نے پھر بھی اطاعت نہ کی بلکہ وہ اپنے جرائم اور سرکشی پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالی نے انہیں مختلف قسم کے مصائب میں مبتلا کردیا شائد کہ وہ پلٹ آئیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں :

اور فرعونیوں نے کہا کہ تم چاہے جو نشانی لے آؤ ،تاکہ اس کا جادو ہم پر کرو، ہم لوگ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ، تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیوں اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون کا عذاب کھلی اور واضح نشانیوں کے طور پر بھیجا، پھر بھی انہوں نے تکبر کیا ، اور وہ تھے ہی مجرموں کی جماعت الاعراف/132-133

جب فرعون کی سرکشی بڑھ گئی تو حکم الہی سے مصائب سے نجات کا وقت آیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بنو اسرائیل کو مصر سے چوری چھپے نکال لیں۔

فرعون کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو پکڑنے کے لئے بہت بڑا لشکر اکٹھا کیا قبل اس کے کہ وہ فلسطین پہنچ جائیں، فرعون اور اس کا لاؤ لشکر اپنے پیچھے مال ودولت اور محلات وباغات چھوڑ کر موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کے پیچھے نکلے اور انہیں طلوع شمس کے وقت بحر احمر کے ساحل کے پاس جالیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو غرق کر دیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ آپ ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جایئے، اس لئے کہ آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا، اس کے بعد فرعون نے (فوج جمع کرنے کے لئے) شہروں میں اپنے نمائندے بھیج دیئے، اس پیغام کے ساتھ کہ بنی اسرائیل (ہمارے مقابلے میں) بہت تھوڑی میں ہیں، اور انہوں نے ہمارے غیظ وغضب کو بھڑکا دیا ہے، اور ہم سب پورے طور پر چوکنا اور دشمن کے مقابلے لئے تیار ہیں، پس ہم نے انہیں (اس طرح) ان کے باغات اور چشموں اور خزانوں اور عالی شان مکانات سے نکال باہر کیا، ہم نے ان کے ساتھ ایسا کیا، اور ان تمام چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا، تو وہ لوگ صبح کے وقت ان کے قریب پہنچ گئے، جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو نظر آنے لگیں، تو موسی علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا، اب ہم یقینا پکڑ لئے گئے، موسی علیہ السلام نے کہا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے، وہ ضرور میری مدد کرے گا، تو ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ آپ لاٹھی سمندر کے پانی پر ماریئے (انہوں نے ایسا ہی کیا) اور سمندر (دو حصوں میں) پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ ایک بڑے پہاڑ کی مانند ہوگیا، اور ہم دوسروں کو بھی اس کے قریب لے آئے، اور موسی علیہ السلام اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہم نے بچا لیا، پھر دوسروں کو ڈبو دیا، یقینا اس واقعہ میں ایک نشانی ہے لیکن اکثر مشرکین ایمان لانے والے نہیں ہیں، اور بے شک آپ کا رب بڑی عزت والا بے حد مہربان ہے الشعراء/52-68

تو اس طرح فرعون اور اس کا لاؤ لشکر ہلاک ہوا اور جب وہ غرق ہونے

لگا تو ایمان لے آیا لیکن یہ ایمان اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکا، اور اللہ تعالی نے اس کا بدن باقی رکھا تاکہ اس کے بعد آنے والوں کے لئے نشان عبرت ہو، دنیا میں آل فرعون کو سمندر میں غرق کر کے سزا دی گئی اور آخرت میں ان کے لئے شدید ترین عذاب ہوگا اسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیر لیا، وہ لوگ صبح وشام نار جہنم کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، اور جس دن قیامت آئے گی، اللہ تعالی فرمائے گا فرعونیوں کو سب سے سخت عذاب میں داخل کرو غافر/46-47

اور بنو اسرائیل نے موسی علیہ السلام کے معجزات دیکھے جن میں سے آخری معجزہ بنو اسرائیل کی نجات اور ان کے دشمن فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کی ہلاکت تھی اور یہ سب معجزات بنو اسرائیل کے دلوں میں سے بت پرستی کی جڑ کو اکھیڑنے کے لئے کافی تھے مگر یہ کہ بعض اوقات ان کی بت پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی تھی، اور موسی علیہ السلام کو انہیں اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف لانے میں بہت تگ ودو کرنی پڑی اور بہت سے ادوار میں سے گذرنا پڑا اسی میں سے یہ بھی ہے :

بنو اسرائیل نے سمندر کراس کیا تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بت پرست تھی، تو انہوں نے موسی علیہ السلام سے بت طلب کیا تاکہ وہ بھی ان کی طرح بت کی عبادت کریں تو موسی علیہ السلام نے انہیں کہا :

واقعی تم لوگ بالکل نادان ہو، بے شک یہ لوگ جس دین پر ہیں وہ تباہ کر دیا جائے گا، اور ان کا تمام کیا دھرا بے کار ہو جائے گا موسی علیہ السلام نے کہا کیا میں تمہارے لئے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود ڈھونڈھ لاؤں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے الاعراف/138-140

اور جب بنو اسرائیل بیت المقدس کی طرف چلے تو راستے میں انہیں پیاس نے آلیا جس کی انہوں نے موسی علیہ السلام سے شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے انہیں پانی پلایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور جب موسی علیہ السلام سے ان کی قوم نے پانی کا مطالبہ کیا، تو ہم نے انہیں بذریعہ وحی بتایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے، چنانچہ اس سے بارہ چشمے ابل پڑے، تو تمام لوگوں نے اپنے

گھاٹ پہچان لئے الاعراف /

اورانہوں نے راستے میں ہی سورج کی گرمی اور کھانے کی قلت کی شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالی سے دعا کی تو اللہ تعالی نے ان پر بادلوں سے سایہ کیا، اورانہیں اچھی اچھی اشیاء کا رزق عطا کیا لیکن انہوں نے اس پر شکر ادا نہیں کیا بلکہ اس کے علاوہ اور کچھ بھی طلب کیا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے :

اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کردیا، اوران پر من وسلوی اتارہ، اور کہا کہ ہم نے تمہیں جو اچھی چیزیں بطور روزی دی ہیں انہیں کھاؤ، اورانہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ خود اپنے حق میں ظلم کیا ہے الاعراف/160

اسکے بعد پھر وہ شکایت کرنے لگے اور کہنے لگے :

ہم تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے، اس لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین اگاتی ہے یعنی ساگ، ککڑی، گندم، مسور، اور پیاز البقرۃ/

اوراللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر کتاب نازل کرے گا جس میں بنواسرائیل کے لئے اوامر و نواہی ہونگے، توجب فرعون ہلاک ہوگیا تو موسی علیہ السلام سے کتاب کا سوال کیا تو اللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام کو چالیس دن روزے رکھنے کا حکم دیا تو موسی علیہ السلام نے اپنے بھائی ھارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں خلیفہ بنایا اوران دنوں کے رروزے رکھے ۔

پھر اللہ عزوجل نے کوہ طور کے پاس موسی علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی جس میں وعظ و نصیحت اور ہر چیز کا بیان تھا، اورجب موسی علیہ السلام اپنی قوم میں واپس آئے تو انہیں بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا جسے سامری نے زیورات سے ان کے لئے تیار کیا اورانہیں یہ کہا کہ تمہارا اور موسی علیہ السلام کا الہ تو یہ ہے، ارشاد باری تعالی ہے :

پھر سامری نے ان کے لئے (ان زیورات سے) ایک بچھڑے کا جسم بنا کر نکالا جس سے گائے کی آواز نکلتی تھی، توسامری کے پیروکاروں نے کہا یہی تمہارا معبود ہے اور موسی علیہ السلام کا بھی لیکن موسی علیہ السلام بھول گئے ہیں، کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اورنہ انہیں نفع یا نقصان دینے کی قدرت رکھتا ہے، اور ھارون علیہ السلام نے توانہیں اس سے پہلے خبردار کردیا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم بچھڑے کے ذریعے فتنہ میں پڑگئے ہو اور بے شک تمہارا رب رحمن ہے پس تم لوگ میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو، سامریوں نے کہا، ہم تو اسی بچھڑے کی عبادت پر جمے رہیں گے حتی کہ موسی علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر آجائیں طہ/88-91

توجب موسی علیہ السلام واپس آئے توانہیں غصہ ہوئے اورانہیں ملامت کی اورانہیں حق بیان کیا، اور پھر بچھڑے کو جلا کر راکھ کردیا اوراسے سمندر میں پھینک دیا، اورسامری کو سزا دی توسامری کسی بھی چیز کے لمس سے تکلیف محسوس کرتا تھا ۔

بنواسرائیل بچھڑے کی عبادت کرنے پر نادم ہوئے تو موسی علیہ السلام نے ان میں سے ستر آدمی اختیار کئے اورانہیں کوہ طور لے گئے تاکہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت کریں اوراپنے کئے کی ندامت کا اظہار کریں، تواس وقت اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کلام کی لیکن ان میں سے بعض اس پر ایمان نہ لائے کہ موسی علیہ السلام سے کلام کرنے والا اللہ تعالی ہی ہے اورنافرمانی کی اور یہ کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالی کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتیں ہیں اسی کا ذکر اس فرمان ربانی میں ہے :

اورجب تم نے موسی علیہ السلام سے کہا کہ ہم تو تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالی کو سامنے نہ دیکھ لیں، تو دیکھتے ہی دیکھتے کڑک اور گرج والی آگ نے تمہیں پکڑلیا پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم کو زندہ کیا، تاکہ تم شکرگزار بنو البقرۃ/55-56

اورجب موسی علیہ السلام بنواسرائیل میں تورات لے کر واپس آئے توانہوں نے اسے قبول کرنے سے ہی انکار کردیا اوراس کے احکام سے کنی کترانے لگے تو موسی علیہ السلام کے ڈرانے اور دھمکانے پر اسے قبول کیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اورجب ہم نے تم سے عہدلیا، اورطور پہاڑ کو تمہارے اوپر اٹھایا (اور کہا کہ) ہم نے تمہیں جو دیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اوراس میں جو کچھ ہے اسے یاد کرو تاکہ (اللہ تعالی سے) ڈرو، پھر اس کے بعد تم (اپنے عہد سے) پھر گئے، تو اگر اللہ تعالی کا فضل اوراس کی رحمت نہ ہوتی تو تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوتے البقرۃ/63-64

پھر موسی علیہ السلام نے بنواسرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ ارض مقدس فلسطین میں چلیں تو وہ ان کے ساتھ چل پڑے اور پھر اھل فلسطین جو کہ سخت تھے ان سے ڈر گئے اور موسی علیہ السلام کی نافرمانی کی اور سرکشی کرنے لگے، اس کا ذکر اس آیت میں ہے :

ان لوگوں نے کہا، اس موسی جب تک وہ لوگ وہاں رہیں گے ہم لوگ کبھی بھی وہاں نہیں جائیں گے، تم اور تمہارا رب دونوں جا کر جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے المائدۃ/24

تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالی نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں یہ خبر دی کہ ارض مقدس ان کے لئے حرام ہے، اور رہ کہ وہ زمین میں چالیس سال تک گھومتے پھریں گے تو ان پر غمزدہ نہ ہوں۔

فرمان باری تعالی ہے :

موسی علیہ السلام نے کہا، اے میرے رب! مجھے اپنے بھائی اور اپنے علاوہ کسی پر اختیار حاصل نہیں ہے، پس تو ہمارے اور نافرمانوں کے درمیان فیصلہ کردے، اللہ تعالی نے فرمایا، تو وہ زمین چالیس سال تک کے لئے ان کے لئے حرام کردی گئی ہے وہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے، پس ان نافرمانوں پر افسوس نہ کریں المائدۃ/25-26

تو اس طرح موسی علیہ السلام نے بنواسرائیل کی ملامت اوران کے شکوہ شکایت کی کثرت پر صبر کیا اوران چالیس سالوں میں ھارون علیہ السلام کی وفات بھی ہوئی اور پھر موسی علیہ السلام بھی اللہ تعالی سے جاملے اور بنواسرائیل کی اکثریت بھی فوت ہوگئی۔

اورجب یہ مدت ختم ہوئی تو یوشع بن نون علیہ السلام انہیں لے کر ارض مقدس میں داخل ہوئے اوراس کا محاصرہ کیا حتی کہ اسے فتح کرلیا، اورانہیں یہ حکم دیا کہ وہ ارض مقدس میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اور وہ اپنے سرینوں کے بل داخل ہوئے۔

اوراللہ عزوجل نے بنواسرائیل کو بہت عظیم نعمتوں سے نوازا اورانہیں فرعون سے نجات دلائی، اورانہیں اچھا اور طیب رزق دیا اوران میں انبیاء اور بادشاہ پیدا کئے، اورانہیں سب جہانوں والوں پر فضیلت دی لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان سب نعمتوں کا کفر اور ناشکری کی اوراللہ تعالی کا شکر ادا نہیں کیا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوریاد کرو جب موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا اے میری قوم! تم اپنے اوپر اللہ تعالی کے احسان یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا، اور تمہیں وہ کچھ دیا جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا المائدۃ/20

اوریہودیوں کے برے اقوال اور خبیث قسم کے افعال ہیں جن کی وجہ سے وہ لعنت کے واجب ٹھرے اوراللہ تعالی کے غیض وغضب کا شکار ہوئے، ان اقوال وافعال میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :

_ انہوں نے اللہ تعالی پر بخل کی تہمت لگائی :

اوریہود نے کہا کہ اللہ تعالی کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، انہی کے ہاتھ (ان کی گردن کے ساتھ) باندھ دیئے گئے ہیں، اوران کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی گئی ہے بلکہ اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے المائدۃ/64

_ اورانہوں نےاپنے اس قول ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جوکہ بہتان عظیم ہے :

اوراللہ تعالی نے یقینا ان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے یہ کہا کہ بے شک اللہ تعالی فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں آل عمران/181

_ اللہ تعالی انہیں تباہ وبرباد کرے وہ کہاں الٹے جارہے ہیں انہوں نے اللہ تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرڈالی :

اوریہودیوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کی اولاد ہے التوبۃ/30

_ اورجب انہیں تورات پہنچی تواس کے بہت سارے احکام کا انہوں نے انکار کردیا ، ، اوراللہ تعالی کے راستے سے روکا ، ظلم کومباح کرلیا تواللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سزادی ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کچھ حلال چیزوں کو حرام کردیا جوان کے لئے پہلے حلال کی گئی تھیں اوراس وجہ سے کہ انہوں نے بہتوں کواللہ تعالی کی راہ سے روکا اورسودلیا حالانکہ انہیں اس سے روکا گیا تھا اورلوگوں کا مال ناحق کھایا اورہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لئے ایک دردناک عذاب تیار کررکھا ہے النساء/161

_ اوران کے بہتانوں میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اوراس کے محبوب ہیں ۔

ارشادباری تعالی ہے :

اوریہودونصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اوراس کے چہیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم بھی اس کے پیدا کئے ہوئے انسان ہوالمائدۃ/18

_ اوران کے کذب وبہتان میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔

ارشادباری تعالی ہے :

اوروہ لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جویہودی یا نصرانی ہوگا ، یہ ان کی من مانی تمنائیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہوتواپنی دلیل لاؤالبقرۃ/111

_ اورانکے افتراء اورکذب میں سے ان کا یہ بھی قول ہے :

اورانہوں نے کہا کہ ہمیں چند دن سے زیادہ ہرگز آگ نہیں چھوئے گی ، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالی سے کوئی عہدوپیمان لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ تعالی کے بارہ میں وہ کہتے ہوجو تم نہیں جانتے البقرۃ/80

_ اوران کے مکروخیانت میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تورات میں تحریف کرتے تھے ، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشادفرمایا ہے :

بعض یہودی کلمات کوان کی جگہ سے ہٹاکران میں تحریف کرتے ہیں النساء/46

_ اوران کے جرائم میں سے یہ بھی ہے کہ ، وہ اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفراوراللہ تعالی کے انبیاء کوناحق قتل کرتے تھے ، تواللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی سزادی جیساکہ اللہ تعالی کا ارشادہے :

اوران پر ذلت ومحتاجی مسلط کردی گئی اور وہ اللہ تعالی کے غضب کے مستحق ہوئے ، یہ اس لئے کہ وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالی کی آیتوں کو جھٹلاتے رہے اورانبیاء کوناحق قتل کرتے رہے ، یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے تھے اوراس کی حدود سے تجاوز کرتے تھے البقرۃ/61

_ اوراس لئے کہ یہودیوں کے بہت ہی زیادہ ظلم وبہتان ترازیاں اوربرے اعمال اورانکا زمین میں فساد کرنے کے سبب سے اللہ تعالی نے ان کے درمیان آپس میں ہمیشہ ہمیشہ اورقیامت تک کے لئے دشمنی اورعداوت اور بغض وعناد ڈال دیا ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اورہم نے روزقیامت تک کے لئے ان کی آپس میں دشمنی اور بغض وعناد پیدا کردی ہے ، جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اللہ تعالی اسے بجھا دیتا ہے ، ان کا تو کام ہی زمین میں فساد پھیلانا ہے ، اوراللہ تعالی فساد بپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا المائدۃ/64

_ اوریہودی لوگوں میں سے بزدل ترین انسان ہیں ، اوران کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ، اوران کی خواہشات بھی ہر ایک سے جدا ہیں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

یہودی اورمنافق لوگ تم سے اکٹھے ہوکر جنگ نہیں کریں گے ، مگر قلعہ بند بستیوں میں چھپ کر یا پھر دیواروں کی آڑ لے کر ، آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں لیکن ان کا آپس میں شدید اختلاف ہے ، حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایسا اس لئے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں الحشر/14

اوریہودی مومنوں کے سب سے بڑے اورجانی دشمن ہیں ، اوریہودی موت کوناپسند کرتے اوراس سے بھاگتے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ موت کے بعدان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تعالی نےاپنے اس ارشاد میں ذکر فرمایا ہے :

اے میرے نبی !آپ کہہ دیجئے کہ ، اے قوم یہود!اگر تمہارہ خیال ہے کہ تمام لوگوں کے سوا صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو توا پنی موت کی تمنا کرو ، اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو ، اوروہ کبھی بھی اپنے مرنے کی تمنا نہیں کریں گے ان بداعمالیوں کی وجہ سے جو وہ کرچکے ہیں اوراللہ تعالی ظالموں کو خوب جانتا ہے الجمعۃ/

اوریہودی اپنی ضلالت وگمراہی اورفسادو سرکشی اور تحریف پر قائم رہے اوراللہ تعالی نے بنواسرائیل میں بہت سے انبیاء اوررسول بھی مبعوث کیئے تاکہ انہیں صراط مستقیم کی طرف واپس لایا جاسکے ، توان میں کچھ تو مومن ہوگئے اورکچھ نے کفر کیا حتی کہ ان میں اللہ تعالی نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ۔ .

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر : 10242